جلد ۴۸/۱۳ ۲۱ اخاء ۱۳۳۸ ہش ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۴۸

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل بعد دوپہر اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہوگئی تھی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۰ اکتوبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہوگئی تھی رات نیند آگئی الحمد للہ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا اللہ تعالےٰ جلد از جلد حضور کو کامل صحت اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین اللھم آمین

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے دس بجے صبح۔ ربوہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء

مبلغین اسلام کے اعزاز میں

— استقبالیہ تقریب —

ربوہ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء محلہ دارالصدر جنوبی کی طرف سے مبلغ بورنیو مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اور مبلغ غانا مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر کے اعزاز میں خواجہ بسکٹ فیکٹری گول بازار میں ایک استقبالیہ پارٹی کا اہتمام کیا گیا، جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم محمود احمد صاحب سعید حیدرآبادی نے کی، مکرم سمیع اللہ صاحب سیال ایم۔اے نے محلہ دارالصدر جنوبی کی طرف سے ہر دو مجاہدین اسلام کی خدمت میں خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں مبلغین کرام نے مختصری تقاریر میں اظہار تشکر کے علاوہ بورنیو اور غانا میں اشاعت اسلام کے بعض ایمان افروز حالات سنائے۔ بعدہ صاحب صدر نے ایک ایمان افروز تقریر میں تبلیغ کی اہمیت پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر محلہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل دن بھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ مگر رات درد کے باعث بے چینی رہی۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

عربی زبان میں دو اہم لیکچر

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مکرم مولانا ابو العطاء صاحب "الاسلام والحریۃ الفکریۃ" اور مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب "ماجری فی بلاد العربیۃ من الحوادث" کے موضوعات پر مورخہ ۲۱ اکتوبر بروز بدھ بوقت ٹھیک ۴½ بجے شام کیمسٹری تھیٹر میں تقاریر فرمائیں گے۔ صاحب ذوق حضرات سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (سیکرٹری مجلس عربی)

مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے استقبالیہ تقریب

ڈھاکہ (بذریعہ تار) مکرم محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کراچی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷ اکتوبر کو احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ڈھاکہ نے مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی کے اعزاز میں مورخہ ۱۷ اکتوبر کو شاہ باغ ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد کالجوں کے پروفیسر صاحبان اور طلباء نے شرکت کی۔ ایسوسی ایشن کے صدر سید سہیل احمد صاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف سے پروفیسر صاحبان اور مہمان طلباء کا تعارف کرایا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے "امریکہ میں اسلام کا مستقبل" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ بعد ازاں متعدد سوالات کے نہایت عمدہ پیرائے میں جواب دیئے جن سے تمام حاضرین بہت مستفید ہوئے۔

اسی طرح مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے ۱۵ اکتوبر کو نرائن گنج روٹری کلب کے ممبران سے خطاب کیا۔ آپ کی یہ تقریر بھی بفضلہ تعالےٰ بہت کامیاب رہی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

خطبہ جمعہ

ظاہری عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی اصلاح کرنے کی بھی کوشش کرو

اگر دل میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت پیدا ہو جائے تو انسان کا ہر کام خدا ہی کیلئے ہو جاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ر مارچ ۱۹۲۶ء۔ بمقام قادیان

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں اس کی ام الکتاب یعنی سورہ فاتحہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قدرت

ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ کرتا ہے۔ انسان ہی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا اس کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ بندہ کا اپنے اعمال سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ان دونوں خیالوں کو رد فرماتا ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہو ایاک نعبد کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تیری ہی بندگی اور عبودیت اختیار کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ

عبودیّت کیا ہوتی ہے

عبودیت کے یہ معنی نہیں کہ کوئی انسان نماز پڑھ لے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کو کسی کے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے سے کیا تعلق۔ کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہے۔ فلاں میرا غلام ہے کیونکہ وہ دن میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ یا چار دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ نماز کیا ہے خدا تعالےٰ کے حضور سلام اور حاضری ہے۔ پھر کیا کبھی کوئی حاضری اور سلام سے غلام کہلا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک دو بار نہیں بلکہ دس بیس دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ لیکن اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتا تو وہ کبھی اس کا غلام نہیں کہلا سکتا۔ پس جب خدا تعالےٰ سورہ فاتحہ میں یہ سکھاتا ہے۔ کہ کہو ایاک نعبد ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ منشاء نہیں ہو سکتا کہ کوئی نماز پڑھ لے۔ اور کچھ نہ کرے۔ تو وہ عبد بن جائے گا کیونکہ ۲۴ گھنٹہ میں پانچ دفعہ سلام کو جانا عبودیت نہیں کہلا سکتی اتنی عبودیت تو دوست اپنے دوستوں کی یا محلہ والے ایک دوسرے کی بھی کر لیتے ہیں جب دن میں ایک دوسرے کو سلام کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ نے جس عبودیت کا حکم دیا ہے۔ وہ

اور ہی رنگ کی عبودیت

ہے جس کے متعلق بندہ کہتا ہے کہ وہ اتنی بڑھی ہوئی ہے اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ اس کے مقابلہ میں یہ کہنا کہ کسی اور کی بھی اطاعت کرتا ہوں غلط ہے کیونکہ ایاک نعبد کے یہ معنے ہیں کہ انسان کہتا ہے میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ لیکن اگر اس سے خدا تعالےٰ کے حضور حاضری اور سلام ہی مراد ہے تو اس سے زیادہ تو ایک انسان دن رات میں دوستوں سے ملاقات کر لیتا ہے اور اس کی بنا پر تو انسان یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اے خدا میں دوسروں کے مقابلہ میں تیرے لئے زیادہ وقت دیتا ہوں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور کسی کی نہیں کرتا کیونکہ اس قسم کی اطاعت تو وہ دوسروں کی بھی کرتا ہے وہ جتنا وقت خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے میں صرف کرتا ہے اس سے زیادہ وہ دوستوں کی صحبت میں گزارتا ہے اور اگر انسان دیکھے تو اسے معلوم ہو جائے کہ وہ دوسروں کے لئے وہ خدا تعالیٰ کی نسبت بہت زیادہ وقت صرف کرتا ہے اگر وہ کسی جگہ نوکر ہے تو اس کا اکثر حصہ وقت اپنے آقا کی خدمت میں صرف ہوتا ہے اور اگر اس کے آقا کی خدمت کا وقت اور خدا تعالیٰ کی حاضری کا وقت دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وقت کا اعلےٰ حصہ اور مقدار کے لحاظ سے زیادہ حصہ آقا کی خدمت میں صرف ہوگا۔ بہ نسبت خدا تعالیٰ کے وقت کے اور خدا کے لئے جو وقت صرف کیا جاتا ہے وہ عموماً تھکے ہوئے اوقات میں سے اور مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے وقت کا ایک حصہ کھانے پینے میں صرف کرتا ہے۔ اور مجبور ہے کہ ایسا کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے ایسا ہی بنایا ہے۔ وہ شخص جو دن کے دس یا بارہ گھنٹے بیوی بچوں کے لئے روٹی کمانے میں خرچ کرتا ہے اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ اسلام کے خلاف کرتا ہے وہ

عین اسلام کے مطابق

کرتا ہے کیونکہ انسان کو خدا نے ایسا ہی بنایا ہے کہ وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ اپنی اور اپنے لواحقین کی معاش پیدا کرنے میں صرف کرے مگر اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہہ سکتے خدا ہی کا کام کرتا ہے باوجود اس کے کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت کرتا ہے مگر وہ کام عبادت نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہ کام تو ایک دہریہ اور خدا تعالیٰ کا منکر بھی کرتا ہے اور وہ بھی اس میں شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایاک نعبد میں جس عبادت کا ذکر ہے وہ اور قسم کی عبادت ہے۔ اور عبادت صرف سجدہ اور رکوع نہیں ہے کیونکہ اگر محض سجدہ کر لینا یا رکوع کرنا ہی عبادت ہوتی تو یہ کونسی مشکل تھی۔ بہت لوگ کہیں گے چلو خدا کے آگے سجدہ کر لو کسی اور کے آگے نہ جھکے خدا ہی کے آگے جھک گئے۔ اس میں کیا حرج ہے اس میں تو کم محنت پڑتی ہے۔ کیونکہ اوروں کے آگے جھکنے کی نسبت ایک خدا کے آگے جھکنا آسان ہے اس میں کم محنت ہوگی۔ اور کون نہیں چاہتا کہ کم محنت اٹھائے مگر بات یہ ہے کہ صرف خدا کے آگے جھکنا عبادت نہیں ہے۔ گو خالص عبادت اسی کے لئے کی جائے۔ نماز اور روزہ اسی کے لئے ہے مگر صرف یہی کام کرنا اگر دوسروں کو ملا کر دیکھا جائے تو بہت آسان ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور پھر سنتیں حضرت سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ پڑھتے ہیں وہ زیادہ عبادت کرتے ہیں پس عبادت سے مراد محض نماز روزہ نہیں بلکہ اس سے مراد

کامل فرمانبرداری

ہے کامل انقطاع اور کامل تبتّل ہے۔ اسی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف ظاہری عبادت خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔ اس کو عبادت میں سے نکال نہیں سکتے کیونکہ یہ بھی عبادت ہے مگر صرف ان ظاہری اعمال کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جس طرح ہم خدا تعالےٰ کے یہ احکام مانتے ہیں اسی طرح دوسروں کے احکام بھی مانتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کسی کا ملازم ہوتا ہے تو اس کے احکام مانتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نسبت اس کے احکام کی تعمیل میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے۔ اس وجہ سے اسی طرح کی عبادت صرف خدا تعالےٰ کے لئے نہ ہوئی

اب

سوال یہ ہے

کہ وہ کیا طریق ہے کہ انسان دوسرے کاموں میں مصروف ہوتا ہوا بھی خدا تعالےٰ کی عبادت میں ہی لگا رہے۔ اور جس میں امکان ہو کہ اس کا ایاک نعبد کا دعوےٰ صحیح ہو سکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سوائے

قلبی ذہنی اور فکری عبادت

کے اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہو سکتی جو صرف خدا تعالےٰ کے لئے ہو۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ انسان کے ہاتھ پاؤں آنکھ کان زبان اور کاموں میں مصروف ہوں مگر وہ اپنے دل کو محض اللہ تعالےٰ کی طرف لگائے رکھے۔ جیسے صوفیاء نے کہا ہے

دست در کار دل با یار

انسان دنیا کے کام کرے وہ بھی ایک رنگ میں عبادت ہے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے جو شخص اپنی بیوی کو ایک لقمہ دیتا ہے وہ بھی اس کی عبادت ہے اگر وہ اس نیت سے دیتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے کہ میں بیوی کو کھانے کے لئے دوں۔ پس اگر ایک انسان اپنی نیت درست کر لیتا ہے اور اگر اپنے تمام کاموں میں جز بھی قرار دے لیتا ہے کہ

خدا تعالےٰ کی عبادت

کرے تو اس کا ہر کام عبادت کہلا سکتا ہے اگر وہ روزی اس لئے کماتا ہے کہ خدا کا حکم ہے کہ

خود کمائے دوسروں پر بار نہ بنو۔ خدا کا حکم ہے کہ اپنی زندگی لغو نہ گزارو۔ خدا کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ خدا کا حکم ہے کہ بیوی بچوں کی ضروریات مہیا کرو۔ اس نیت سے اگر وہ ظاہری کام کرتا ہے۔ تو وہ خدا کی عبادت میں لگا ہوگا پس معلوم ہوا کہ

حقیقی عبادت

قلب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایاک نعبد کے آگے ایاک نستعین فرمایا۔ بعض لوگ اس پر حیران ہوتے کہ عبادت کو پہلے رکھا گیا اور استعانت کو بعد میں۔ استعانت پہلے طلب کرنی چاہیئے تھی۔ تا کہ عبادت کرنے میں سہولت اور آسانی میسر آتی مگر حق یہی ہے جو ترتیب خدا تعالیٰ نے رکھی ہے وہی درست ہے۔ کیونکہ اعمال ظاہری پہلے ہوتے ہیں اور بعد میں وہ حالت ہوتی ہے کہ

اخلاص کامل

ہو۔ قطع نظر اس سے کہ خدا تعالیٰ کا قانون جاری ہے۔ اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کو جو قدرت دی ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے جانتے ہیں کہ انسان اپنے ارادہ سے کام کرتا اور نفس کو کام کرنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ مثلاً جس قدر لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کے لئے یہاں سے اٹھ کر مسجد مبارک میں جانا ناممکن ہے۔ اگر اس کے ہاتھ پاؤں ثابت ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ دل خواہ کسی کام کو کتنا ہی نہ چاہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان میں یہ طاقت رکھی ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو اپنے نفس کو وہ بات ماننے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص ہے جس کا دل نہیں چاہتا۔ کہ نماز پڑھے۔ مگر وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ کھڑا ہو۔ رکوع کرے سجدہ کرے لیکن جس بات پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ

دل کی حالت

ہے۔ مثلاً ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ سب کو مساوی باری دے۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرے۔ لیکن اگر اس کے دل میں سب سے یکساں محبت نہیں۔ تو وہ اپنے دل کو مجبور نہیں کر سکتا کہ سب سے یکساں محبت کرے۔ اور وہ اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا جب تک ایسے حالات نہ پیدا ہو جائیں۔ کہ اس کے دل کی حالت بدل جائے۔ یا مثلاً ایک شخص ہے وہ بعض طبعی نقائص کی وجہ سے کسی شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کے ساتھ مل کر کام کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا افسر آجاتا ہے۔ جس سے اس کی طبیعت نہیں ملتی تو اس کے دل میں اس کی ہر بات کھٹکتی رہے گی گو ظاہری طور پر اس کی اطاعت کر سکتا ہے۔

تو خدا تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ ظاہری کاموں میں اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ اب اگر ایاک نعبد میں صرف ظاہری اعمال ہوتے۔ تو اس کے لئے ایاک نستعین کی ضرورت نہ تھی مگر یہاں قلبی اطاعت مراد ہے۔ کیونکہ اصل عبادت قلب ہی کی ہے۔ اسی لئے انسان کہتا ہے۔ الٰہی قلب کا بدلنا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ اسے تو ہی بدل سکتا ہے۔ کیونکہ قلب تیرے ہی اختیار میں ہے۔ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو عبادت کے لئے کھڑا کر سکتا۔ رکوع بھی کر سکتا ہوں۔ سجدہ بھی کر سکتا ہوں۔ مگر دل کو نہیں عبادت میں لگا سکتا۔ اسے تو ہی بدل دے۔ پس ایاک نستعین نے بتا دیا۔ کہ یہ قلبی عبادت ہے۔ جہاں خدا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

کوئی کہے ایسا شخص عبادت کے لئے کھڑا ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس کا دل نہیں مانتا۔ مگر جاننا چاہیئے۔

انسان میں دو کیفیتیں

ہوتی ہیں۔ ایک عقل کی۔ اور ایک احساسات کی۔ عقل کو انسان مجبور کر سکتا ہے مگر جذبات اور احساسات کو مجبور نہیں کر سکتا۔ جو عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ عقل اور دلیل سے یہ بات منوا لیتا ہے۔ مگر دلیل سے محبت پیدا نہیں کی جا سکتی۔ محبت خدا کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے باریک ذرائع ہیں۔ اور ایسے باریک کہ انسان کے قبضہ میں وہ ایسے نہیں ہیں جیسے عقل اس کے قبضہ میں ہے۔ مثلاً ایک شخص کے سامنے جب حضرت عیسیٰؑ کے فوت ہونے کے دلائل پیش کئے جائیں۔ اور وہ نہ مانے تو کہیں گے کیسا پاگل ہے۔ ایسے زبردست دلائل نہیں مانتا لیکن اگر کسی سے کہیں فلاں سے محبت کرو۔ اور وہ نہ کرے۔ تو یہ نہیں کہہ سکتے وہ پاگل ہے۔ اتنی دفعہ کہا ہے۔ کہ فلاں سے محبت کرو مگر نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دل میں محبت پیدا کرنا اس کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ اگر خدا کا فضل جاری نہ ہوتا۔ اور تو ساری دنیا کا مال خرچ کر دیتا۔ تو بھی لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت نہ پیدا کر سکتا۔ گو عقل یہ کہتی ہے کہ جو احسان کرے اس سے محبت کرو۔ مگر

جذبات دل کو مجبور

نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرح محبت پیدا ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں پر بڑے بڑے احسان کئے مگر ان کے دل میں ذرا بھی محبت پیدا نہ ہوئی عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسے کیسے احسان کئے۔ مگر چونکہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے حضور ایاک نعبد و ایاک نستعین سچے دل سے نہ کہتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی محبت نہ پیدا ہوئی۔ ان کے دل میں جو یہ خیال تھا۔ کہ ہم سے کوئی سلوک اور احسان نہیں کیا گیا۔ یہ محبت کی کمی کا ہی نتیجہ تھا۔ اور کوئی عقلی دلیل یہاں کام نہ کر سکتی تھی۔ یہاں خدا تعالیٰ کا فضل ہی کام دے سکتا تھا۔ اور اسی نے مخلص صحابہ کا دل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن العاص

جب فوت ہونے لگے تو یہ کہہ کر رو پڑے کہ میں نہیں جانتا میرا کیا انجام ہوگا۔ ان کے بیٹے نے ان سے کہا آپ نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ آپ کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہے۔ انہوں نے کہا عبداللہ یہ ان کے بیٹے کا نام تھا تمہیں نہیں معلوم مجھ پر کئی زمانے آئے ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آیا ہے۔ جب میں یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ ایک چھت کے نیچے میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمع ہوں۔ اس وقت مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مبغوض نظر نہیں آیا تھا۔ اور اسی وجہ سے میں نے کبھی آپ کی شکل نہ دیکھی تھی۔ پھر ایک زمانہ مجھ پر ایسا آیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا دل کھول دیا۔ اس وقت

ساری دنیا میں

سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اس وقت محبت کی وجہ سے آپ کے جلال کے باعث میں نے آپ کی شکل نہ دیکھی۔ اب اگر کوئی مجھ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھے تو نہیں بتا سکتا۔ اگر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت فوت ہو جاتا۔ تو اچھا ہوتا۔ آپ کے بعد جھگڑے پیدا ہو گئے۔ معلوم نہیں مجھ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں۔ یہ اللہ ہی جانتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ

دل خدا ہی کے قبضہ میں

ہیں اور وہی ان کو بدل سکتا ہے۔

پھر دیکھو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ پر بعد اس وقت احسان کرنے شروع کئے تھے۔ جب ان کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی۔ احسان تو آپ پہلے سے کرتے چلے آ رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ خدا کے فضل نے حضرت عمرؓ کے دل میں اس وقت محبت پیدا کر دی۔ اور جب محبت پیدا کر دی تو پچھلے احسان بھی نظر آنے لگ گئے۔ اب اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ

وغیرہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر اپنے مال قربان کرتے تھے کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم نے یہ احسان کیا وہ احسان کیا۔ مگر اس کے مقابلہ میں وہ اپنے مال اور جانیں قربان کرتے تھے۔ ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا احسان کیا۔ اور ہمیں ان خدمات کا موقعہ حاصل ہوا۔ دوسری طرف عبداللہ بن ابی کو مال ملتا تھا مگر وہ یہ کہتا مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ بات یہی ہے کہ

احساسات

جذبات اور قلب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مومن کو سکھایا ہے کہو۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ایاک نعبد سے انسان کی عقلی اصلاح ہوتی ہے۔ یعنی وہ ظاہری عبادت کرتا ہے۔ مگر اصل چیز محبت کا درجہ ہے۔ جو عمل کے بعد اس وقت آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے بتایا خدا ہی کی عبادت کرو۔ مگر ساتھ ایاک نستعین کہو۔ یعنی خدا سے اپنے دل کی اصلاح چاہو۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی عبادت عبادت نہیں ہے۔

محبت کا جذبہ ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب یہ پیدا ہو جائے۔ تو پھر کسی دلیل کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ مجھے سلسلہ احمدیہ کے ایک قابل قدر رکن کی بات جو فوت ہو چکے ہیں۔ اور جن کا نام

منشی اروڑے خاں

تھا۔ بہت ہی پسند آئی۔ وہ اپنا واقعہ سنایا کرتے تھے۔ مجھ سے کسی نے پوچھا مرزا صاحب کے سچے ہونے کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔ میں نے کہا اگر دلیل پوچھتے ہو تو کسی اور سے جا کر پوچھو۔ مجھے تو ایک ہی دلیل یاد ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے مرزا صاحب کا چہرہ دیکھا وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ یہ محبت کا جذبہ تھا۔ پس محبت کے جذبات جن کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ

ہر قسم کی آفات

سے جو ایمان کے ساتھ لگی ہوتی ہیں محفوظ ہو جاتے ہیں مگر محبت کے جذبات دلائل سے یا عقل سے پیدا نہیں کئے جا سکتے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ اس میں ذہن و عقل اور اعمال کا بھی دخل ہوتا ہے مگر اصل چیز خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہی ہے کیونکہ وہی ان چیزوں کی وہ مقدار جانتا ہے جس کے بعد محبت کا درجہ دیتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ سے ہی کہنا چاہیئے کہ ہمیں اس مقام پر لے جا کہ ہماری اطاعت

محبت کی اطاعت

ہو اور ہمیں وہ مقام عطا کر کہ جب انسان اس پر پہنچ جاتا ہے تو پیچھے ہٹ ہی نہیں سکتا۔ فدائیت کا مقام جسے صوفیا فنائیت کہتے ہیں اس وقت انسان اپنے وجود کو فنا کر دیتا ہے۔ اس وقت وہ عقل سے کام نہیں کرتا۔ کیونکہ عقل اس مقام سے پیچھے رہ جاتی ہے وہ عقل سے سچائی اور راستی کا پتہ لگا لیتا ہے اور جب اسے اس کا پتہ لگ جاتا ہے تو پھر وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں جذبات کا کام ہوتا ہے۔ اس جگہ پہنچ کر انسان ٹھوکر سے بچ جاتا ہے کیونکہ جذبات دوسری طرف بھی اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چبوترہ پر حضرت مسیح کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اوپر سے حضرت مریمؑ آ گئیں اور ان سے آ کر گلے مل گئیں۔ اس وقت میری زبان سے یہ فقرہ نکلا

LOVE. CAEATS LOVE

محبت محبت سے پیدا ہوتی ہے

پس جب انسان کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کی محبت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان ارواح میں بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے جن سے وہ شخص محبت کرتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں ان سے محبت کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ عقلی اور ذہنی سلوک تو انسان زندوں سے کر سکتا ہے مردوں سے نہیں کر سکتا۔ مگر محبت کا سلوک مردوں سے بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ زندوں کی نسبتاً زیادہ کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی اس سے محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ اس وقت انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کے لئے زندہ تو زندہ ہوتے ہی ہیں مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں اور وہ ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ گو اس کا جسم مردوں سے دور ہوتا ہے مگر ان کی روحیں اکٹھی ملی ہوتی ہیں۔

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عقلی فکری اور عملی اصلاح کے بعد خدا تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگیں کہ ایسا جذبہ عطا ہو کہ ان کا ہر کام خدا ہی کے لئے ہو اور خدا سے ان کا تعلق عقل کے ساتھ نہ ہو بلکہ عشق سے ہو۔ یعنی ایسی آگ لگی ہوئی ہو کہ ایک دم کی دوری بھی جلا دے۔ اس کے بعد انہیں وہ صراط مل جائے گی جس سے پیچھے نہیں لوٹیں گے۔

پس میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

اپنے ظاہری اعمال پر

نہ رہیں اور نہ عقل و فکر پر تکیہ کریں بلکہ وہ جذبہ پیدا کریں جس کے پیدا ہونے کے بعد قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ ہمارے اس سے دور ہونے کو وہ بھی پسند نہ کرے اور ہمیں اپنے سے دور نہ جانے دے۔

درخواست دعا

مؤرخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو ساڑھے گیارہ بجے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ راولپنڈی کا ملٹری ہسپتال میں ہاتھ کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

(خاکسار دین محمد شاہد مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی)

ماہوار رپورٹ فارم پر بھیجی جائے

سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد کی طرف سے اصلاح و ارشاد کے کام کی ماہوار رپورٹ آنی چاہیئے۔ بعض رپورٹیں فارم پر نہیں آتیں جن جماعتوں کے پاس فارم نہ ہوں وہ نظارت ہذا سے منگوا لیں اور باقاعدگی سے رپورٹ بھجواتے رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

جن احباب نے قافلہ قادیان ۱۹۵۹ء میں شمولیت کے لئے دفتر ہذا میں درخواستیں دی ہوئی ہیں یا جو احباب اب درخواست دے رہے ہیں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ان میں سے اکثر کے کوائف نامکمل ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو جلد تر مطلع فرمائیں تاکہ دفتر ہذا اپنی فہرست مکمل کر سکے۔

(۱) نام درخواست دہندہ

(۲) ولدیت

(۳) پیشہ (تفصیل دی جائے کہ عملاً کیا کام کرتے ہیں)

(۴) جائے پیدائش و تاریخ پیدائش جو پاسپورٹ میں درج ہیں

(۵) پاکستان میں مکمل پتہ۔

(۶) پاسپورٹ نمبر معہ تاریخ اجراء و مقام اجراء

(۷) اگر اہلیہ یا بچوں وغیرہ کو ہمراہ لے جانا مقصود ہو تو ان کے متعلق بھی یہی کوائف تحریر کرنے ضروری ہوں گے۔

(نوٹ) چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے یہ کوائف جلد تر مکمل دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نوٹ ثانی) اگر حکومت نے منظوری دے دی تو قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء کی صبح کو لاہور سے بذریعہ بس روانہ ہوگا۔ اور ۱۹ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔ اس طرح احباب قادیان اور ربوہ دونوں کے جلسوں میں شامل ہو سکیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ربوہ

اشاعت لٹریچر اور انصار اللہ کا فرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف کی صورت میں جو روحانی خزائن دنیا کو دیئے ہیں۔ لاکھوں سعید روحیں ان سے فیض یاب ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں انصار اللہ کی مجلس پر بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ حضور کے کلمات طیبات کو ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضور کی تصنیفات کے چیدہ چیدہ اقتباسات کی اشاعت کا کام شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ حضور کی "مقدس تعلیم" "ایک غلطی کا ازالہ" اور اقتباسات از "درثمین" فارسی کو نہایت اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر عمدہ ٹائپ میں یا بلاکس میں چھپوایا ہے۔ اسی طرح تربیت اولاد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا لیکچر جو آپ نے انصار اللہ کے اجتماع پر فرمایا تھا اور جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ چند دنوں تک انشاء اللہ حضور علیہ السلام کی تصنیفات میں سے مزید اقتباسات بھی شائع ہو رہے ہیں۔ احباب کو معلوم ہے کہ مجلس انصار اللہ نے یہ لٹریچر عمدہ اور اعلیٰ طریق پر شائع کیا ہے کہ ہر شخص کا خود بخود اسے پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔

اگر انصار اللہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ اشاعت جو یقیناً انشاء اللہ بہتوں کی رشد و اصلاح کا موجب ہوگا جاری رہے بلکہ اسے مزید وسعت دی جائے تو ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ انصار اللہ کے اشاعت لٹریچر فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں تاکہ مرکز زیادہ سے زیادہ اس خدمت کو سر انجام دے سکے۔ مجھے یقین ہے جس طرح اراکین پہلے مرکز سے تعاون فرماتے رہے ہیں۔ اب بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

محترم عبد الرحیم خانصاحب نمبردار حصاری مرحوم کے ورثاء کا اگر کسی دوست کو ایڈریس معلوم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ان کے ورثاء میں سے خان رشید احمد صاحب خان محمد احمد صاحب۔ خان یوسف احمد خانصاحب ان کے صاحبزادے ہیں۔ آجکل ان کی کہاں رہائش ہے۔ اور ان کا کیا ایڈریس ہے۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

خود بھی انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت فرمایئے اور احباب کو بھی ہمراہ لایئے!

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

منقولات

ایک سوال

لاہور کے ایک جدید دینی ماہنامہ سے :۔

"لاہور کے شہر میں ۱۵ ہزار سے زیادہ مسیحی آباد نہیں۔ مگر اس مٹھی بھر جماعت نے اس شہر میں ایک چھوڑ دو جگہ مسیحی دار التبلیغ قائم کر دیا ہے۔ جس سے ان کے تبلیغی ذوق کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

لیکن لاہور کے ۱۵ لاکھ سے زائد مسلمانوں نے آج تک ایک اسلامی دار التبلیغ بھی نہیں قائم کیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا فریضہ تبلیغ ساقط ہو چکا ہے یا مسلمان اسلام سے بیگانہ ہو چکے ہیں؟"

سوال کا جواب جب خود پاکستان کے دینی جریدے کو نہیں معلوم، اور وہ محض سوال کر کے رہ جاتا ہے، تو ظاہر ہے کہ بیرون پاکستان کا کوئی مسلمان جواب دینے کی کیسے جرأت کر سکتا ہے؟ وہ بھی محض سوال ہی کے دہرا دینے پر اکتفا کرتا ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۵/۹/۵۹)

بے شک موجودہ زمانہ کے عام مسلمان تو اس کا جواب نہیں دے سکتے مگر وہ کام کے مسلمان جن کے تبلیغی مشن نہ صرف ہندو پاکستان میں بلکہ اکناف عالم میں دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے مقدس فریضہ کی سرانجام دہی میں مدتوں سے سینہ تانکر ڈٹے ہوئے ہیں اس کا جواب دے سکتے ہیں!!

خدا کے فضل سے یورپ کے تثلیثی مراکز میں انہی کے جانباز مجاہدین توحید کا پرچم لہرا رہے ہیں۔ مشرق میں صلیبی مذہب نے کیا کامیابی حاصل کرنی ہے۔ وہ تو اب مغرب میں ہی چند روز کا مہمان ہے۔ کیونکہ کاسر صلیب پیدا ہو چکا۔ اس کے بیان کردہ دلائل سے عرصہ ہوا صلیب پاش پاش ہو چکی!! مگر افسوس تو ان لوگوں پر ہے۔ جو اب بھی مایوسی کے عالم میں پڑے ہیں اور وہ شخص جو اس زمانہ میں اسلامی جمعیت کا زمام ہے۔ اس کی معرفت سے ان کی نگاہیں قاصر ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ نے مسیح محمدی کو اسلامی تقویت کے لئے مبعوث فرمایا۔ فھل من مدکر!!

(بدر قادیان)

اخلاقی موت

۱۴ ستمبر سے ۱۸ ستمبر تک ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے افغانستان کا دورہ کیا۔ اس دوران میں پنڈت جی کے اعزاز میں ایک پُر تکلف شاہی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ اس ضیافت کا ایک عظیم پہلو یہ ہے کہ اس میں افغانستان کے وزراء کی بیگمات نے بے نقاب ہو کر شرکت کی اور پنڈت نہرو نے اس پر ان کو ہدیہ تبریک پیش کیا!

افغان عورتوں کا اس طرح بے نقاب اور بے حجاب ہو کر کسی دعوت میں جانا، افغانستان کی تاریخ کا پہلا واقعہ یا اولین حادثہ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جب خواتین پہلی دفعہ اس محفل میں داخل ہوئیں۔ جس میں دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تو گھبرا رہی تھیں اور شرم و حیا کے بوجھ تلے دبی جا رہی تھیں، جب وہ اپنی اپنی نشستوں پر ننگے سر بیٹھیں اور غیر مردوں سے آنکھیں ملیں تو ان کی جھجک میں مزید اضافہ ہو گیا ادھر فانوسوں کی تیز روشنی تھی جو ان کے چہروں پر پڑ رہی تھی وہ اس کو برداشت نہ کر سکیں۔ چنانچہ کچھ تو مارے شرم کے اُٹھ کر باہر چلی گئیں اور کچھ "اعتماد بحالی" کرنے کے لئے جدوجہد کرنے لگیں اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اعتماد بحال کرنے میں "کامیاب" ہو گئیں۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۹ء کی تاریخ کو افغانستان کی پرانی تاریخ کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اس تاریخ کو رسم ترک پردہ کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔

تاریخ کی ستم ظریفی اور انقلاب حال ملاحظہ ہو کہ یہ وہی افغانستان ہے جس نے پردہ کی سب سے زیادہ پابندی کی۔ جس کی عورتوں کے پردہ سماع سے کسی غیر محرم کی آواز بھی کبھی نہیں ٹکرائی تھی۔ جن کی آنکھوں نے گھر کے آنگن سے باہر کبھی جھانک کر بھی نہیں دیکھا تھا اور جن کے چہرے آفتاب و ماہتاب کی شعاعیں بھی برداشت نہ کر سکتے تھے — آج وہ باقاعدہ پردہ ترک کر رہی ہیں اور غیر مردوں کے سامنے بے حجاب و بے نقاب بیٹھی ہیں۔ ؎

دیکھا نہ تھا بے پردہ جس کو صحن میں کبھی
لاش اس کی جائے ہے سر بازار ہائے ہائے

افغانستان کی پرانی تاریخ کے کھنڈرات پر آج ایک نئی تاریخ تعمیر ہو رہی ہے۔

بے شک افغانی اس کو تہذیب و ترقی کی طرف ایک اہم قدم سے تعبیر کریں۔ لیکن درحقیقت یہ انھوں نے اپنے ہی ہاتھ سے اپنے لئے ایک الم انگیز باب کا افتتاح کیا ہے۔ اور اس میں ان کی غیرت و حمیت کے لئے موت کا پیغام مضمر ہے۔ اخلاقی اعتبار سے اس کے نتائج انتہائی مہلک ثابت ہوں گے۔ اور جب انہیں اس کا . . . . . . احساس ہو گا تو اس وقت ان کی عورتیں بہت آگے نکل چکی ہوں گی۔ اور ان کو پیچھے لانا نہایت مشکل ہو گا۔ بہر حال — ع

حمیت نام ہے جس کا گئی وہ تیمور کے گھر سے

مزاروں کے مجاور

چند روز ہوئے، اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے متولیوں اور مجاوروں نے حضرت مرحوم کے مزار پر اس قسم کا حلف اٹھایا تھا کہ نہ وہ خود کسی برائی میں شرکت کریں گے، نہ اس کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ اور نہ اس میں برائی اور بدمعاشی کا ارتکاب ہونے دیں گے۔

اس سے دوسرے یا تیسرے دن یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ حضرت ہجویریؒ کے متولیوں نے اصلاحی کمیٹی بنائی ہے۔ لیکن اب اخبارات میں یہ خبر گشت کر رہی ہے —— کہ پولیس نے مزار کا ایک اور مجاور گرفتار کر لیا ہے۔ یہ مجاور بلال گنج میں شراب پی کر پھر رہا تھا۔

معلوم ہوتا ہے، مجاور برائی کے ارتکاب میں بہت دور نکل چکے ہیں۔ حکومت کوئی انتہائی قدم اٹھائے گی۔ تو کوئی بات بن سکے گی ورنہ بھلائی کی کوئی توقع نہیں ہے! برائی ان میں سے بعض کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے۔ اور اس سے بدنامی کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا

یہ صرف علی ہجویری رحمۃ اللہ کے مجاوروں کی خصوصیت نہیں۔ الا ما شاء اللہ تمام مجاوروں کی یہی حالت ہے، کہ شراب جوا بھنگ۔ چرس، زنا، اور اغواء کے ہمیشہ کے واقعات نے ان کے ضمیر مردہ کر دیئے ہیں اور ان کو خیر اور شر کے درمیان کوئی امتیاز نظر نہیں آتا۔

مزاروں کے بے پناہ آمدنی اور ضعیف الاعتقاد ارادت مندوں نے ان کے حالات یکسر بدل دئے ہیں۔ بزرگوں کے مزاروں کی مجاوری اور تولیت کوئی شرعی اور دینی مسئلہ نہیں ہے کہ اس کی پابندی ضروری ہو۔ بہتر یہی ہے کہ حکومت اس سلسلہ کو بالکل بند کر دے اور مجاوروں اور متولیوں کے وجود سے ان عظیم المرتبت بزرگوں کے مزار خالی کرا دے۔ اگر معاملہ اسی طرح چلتا رہا تو یہ لوگ بدمعاشی اور برائی کے ارتکاب میں مزید دلیر ہو جائیں گے اور اس کو اپنی ایک —— "کرامت" ظاہر کر کے جہلاء کے ضعف اعتقاد سے اور بھی ناجائز فائدہ اٹھائیں گے

الاعتصام
لاہور

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع امسال ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہونا قرار پایا ہے جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے انتظام کے ماتحت اس موقعہ پر اپنے مرکز میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اجتماع کی برکتوں سے متمتع ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری لڑکی عزیزہ صادقہ بیگم دو ماہ سے شدید بیمار ہے۔ اور جہلم ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اب اس کی حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ (سید محمد ہاشم بخاری جہلم)

۲۔ میری لڑکی عزیزہ ناصرہ پروین کو تین یوم سے بخار آتا ہے۔ احباب سلسلہ اور بہنوں کی خدمت میں عزیزہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (صالحہ خانم ربوہ)

۳۔ ایوب اعظم ابن شیخ نیاز الدین صاحب ہوشیارپوری ریٹائرڈ پوسٹماسٹر قلعہ شیخوپورہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(احسان الحق —— ربوہ)

ربوہ، احمدنگر اور چنیوٹ کے خدام کیلئے ضروری اعلان

سالانہ اجتماع میں ان کی شمولیت لازمی ہے

جیسا کہ الفضل مورخہ ۸/۱۰/۵۹ میں اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ ربوہ۔ احمدنگر اور چنیوٹ کے جملہ خدام کی سالانہ اجتماع میں شمولیت لازمی ہے۔ محترم نائب صدر صاحب کی اجازت کے بغیر کسی خادم کو اجتماع سے غیر حاضر نہیں رہنا چاہئے۔ نیز ان تاریخوں میں یعنی ۲۱ اکتوبر ۵۹ء سے ۲۶ اکتوبر ۵۹ء تک کسی خادم کو اپنے مقام سے باہر نہیں جانا چاہئے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خریداران سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک ضروری اعلان

خریداران سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر روحانی خزائن کی جلد پنجم الشرکۃ الاسلامیہ کے دفتر واقع گول بازار سے مل سکے گی۔ جو جماعتیں یا افراد اس تقریب یا انصار اللہ کے اجتماع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اپنے نمائندوں کو تحریر دیدیں تا ان کی جلدیں ان نمائندوں کو دی جا سکیں۔ بعض خریداران سیٹ محصول ڈاک دینے سے گریز کرتے ہیں۔ حالانکہ جو قیمت سیٹ کی مقرر کی گئی ہے خواہ پیشگی ہو یا اصل تو محصول ڈاک کے علاوہ ہے۔ (مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ)

وظائف کے مقابلہ کیلئے دینی نصاب

مجلس انصار اللہ مرکزیہ اطفال کی تربیت نیز اطفال میں مقابلہ کی روح قائم کرنے کے لئے ہر سال ایک دینی نصاب کا اعلان کرتی ہے۔ جس میں ۹ سال سے ۱۴ سال کی عمر کے بچے امتحان میں پیش ہوتے ہیں۔ اور اول اور دوم آنے والوں کو وظیفہ دیتی ہے۔ امسال بھی ذیل کا دینی نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

۱۔ قرآن کریم کے پہلے پارہ میں سے ایک رکوع کی صحیح قرأت

۲۔ اسلام المومنین ۱۰۰ احادیث کے مجموعہ کا امتحان، چالیس جواہر پارے کا امتحان

۳۔ خلفاء راشدین دور اول دور دوم کے نام اور ان کے متعلق سرسری معلومات۔

۴۔ بیرونی مشنوں کے متعلق موٹی موٹی معلومات۔

۵۔ پاکستان کے متعلق تاریخی اور جغرافیائی معلومات۔

۶۔ جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات۔

اور اس امتحان کے لئے ماہ اکتوبر کے آخری ہفتہ میں سے کوئی دن مقرر کیا جائے گا جس کا اعلان بعد میں ہوگا۔ قیادت تعلیم انصار اللہ ہیڈ ماسٹر صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اعلان ہذا کے مطابق اپنے اپنے سکول میں اعلان فرمائیں اور جو طالب علم اس امتحان میں شریک ہونا چاہیں ان کی فہرست انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔ واضح رہے کہ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال امتحان میں شریک ہوں تا کہ اصل مقصد میں کامیابی ہو۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع بچے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں!

اطفال احمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ اس اجتماع کا پروگرام ایسے طور پر مرتب ہو رہا ہے کہ وہ بچوں کی دینی اور علمی تربیت کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ہوں۔ اور ساتھ ہی ان کے لئے دلچسپ اور پر لطف بھی ہو۔ چنانچہ دینی علمی اور ذہنی مقابلہ جات کے علاوہ مختلف کھیلوں کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ بچے یہ ایام اپنے ہاتھوں سے بنے ہوئے خیموں میں گذاریں گے۔ کھانے کا انتظام بھی اسی جگہ ہوگا انشاء اللہ۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو اس اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ قائدین زعماء اور مربی صاحبان کو چاہئے کہ جلد سے جلد اطلاع دیں کہ ان کے ہاں سے کتنے بچے اجتماع میں شریک ہوں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا۔ خاکسار کی دو لڑکیاں امۃ القیوم اور حامدہ خانم بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

(علی احمد خان فیکٹری ایریا ربوہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر حسب دستور سابق انشاء اللہ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے۔ جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات مجلس کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" سے پورے کئے جاتے ہیں۔

چندہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف ۱۲ آنے سالانہ ہے۔ اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے،

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اجتماع سے پہلے اس چندہ کی وصولی سو فیصدی پوری ہو جائے تا کہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اور دوسرے چندوں پر اس خرچ کا بار نہ پڑے۔ عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے باشرح یہ چندہ وصول کر کے اجتماع سے پہلے ضرور مرکز میں بھجوا دیں تا کہ انتظامات میں سہولت رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک مقامی تعلیم و اصلاح

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بموقعہ جلسہ سالانہ ۵۹ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے احباب جماعت کے سامنے ایک نہایت نیک تحریک فرمائی تھی کہ مخیر احباب تین سال کے لئے مبلغ پچیس ۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے مقامی تعلیم و اصلاح کی تحریک میں چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرما کر شمولیت اختیار کریں۔ بفضلہ تعالیٰ اس تحریک کے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ مگر جن دوستوں نے شمولیت اختیار فرمائی ہے ان کی تعداد تحریک کو جاری رکھے جانے کے لئے کافی نہیں۔ لہٰذا جماعت کے ذی ثروت و مخیر احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ کثرت سے اس کار خیر میں شمولیت فرما کر مستحق ثواب ہوں اور اپنے وعدے دفتر ہذا یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

بنیٰ اللہ لہ بیتا فی الجنۃ — من بنیٰ للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) **بڑے تاجر** - مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) **چھوٹے تاجر** ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) **ملازمین** ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں۔

(۴) **وکلاء۔ ڈاکٹر** اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) **کنٹریکٹر صاحبان** ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) **صناع** - مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) **زمیندار** احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) **مزارع** احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیشکردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔

اُون
مختلف رنگوں میں اعلیٰ قسم کی اُون خریدنے کے لئے

باجوہ جنرل سٹور
گول بازار — ربوہ — میں تشریف لاویں

ولادت

(۱) میرے چھوٹے بھائی عزیز فیض الرحمان صاحب سلمہ کو اﷲ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور ذرہ نوازی سے مورخہ ۷ اراکتوبر ۱۹۵۹ء بروز شنبہ ۲ لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب کرام کی خدمت میں اس نومولود کی درازی عمر، خادم دین، صاحب علم و دولت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے عزیز موصوف نے اس خوشی میں پانچ روپے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کیلئے سو پیئے ہیں۔ جو ارسال ہیں۔

(شیخ کلیم الرحمن ہیڈ کلرک نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

۲۔ خاکسار کے بھائی مکرم محمد عبد اللہ خان عابد صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۰/۵۹ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی با صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یعقوب کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دُعا

میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور گورنمنٹ ٹی بی ہسپتال سرگودھا میں داخل ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دردِ دل سے دعا کریں۔

(عبد الحفیظ ہیڈ ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اب بیماری شدت اختیار کر چکی ہے۔ احباب جماعت سے اور درویشان و بزرگان سلسلہ سے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے

(قاضی مبارک احمد شاہد سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ)

۴۔ میری ہمشیرہ عزیزہ بیگم ابھی تک بخار سے بیمار ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔

(مریم بیگم اہلیہ محمد شفیع (نوشہروی) دار الرحمت ربوہ)

باموقعہ قابل فروخت اراضی

محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں چار کنال اراضی کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے۔ زمین نہایت باموقعہ اور مسجد کے قریب ہے۔ پانی میٹھا ہے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔ یا بالمشافہ گفتگو کریں۔

معرفت نظارت امور عامہ ربوہ

محترم مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہاسپٹل فرماتے ہیں "میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں۔ اور اپنے مریضوں کو استعمال کروائے ہیں۔ ان کو بے حد مفید پایا ہے"

طاقت کی اکسیری گولیاں جسم کے تمام اعصاب اور پٹھوں کو بے حد طاقت دیتی ہیں۔ قیمت دو ہفتہ کورس چھ روپے

ناظم طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

حبّ اٹھرا
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس ۱۳/۱۲/- روپے

نرینہ اولاد گولیاں
لڑکا پیدا ہونے کی دوائی۔ مکمل کورس ۹/-/- روپے

حبّ جند
ہسٹیریا۔ مالیخولیا کا علاج ۴۰ گولیاں ۶/-/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

جو بچے دیر سے چلنا اور بولنا سیکھتے ہیں
دراصل ان کی نشوونما کی کمی ہوتی ہے "بے بی ٹانک" کے استعمال سے بچہ جلد چلنا اور بولنا شروع کر دیتا ہے۔

قیمت:- ایک ماہ کورس چار روپے پندرہ روزہ کورس سوا دو روپے

فی درجن -/-/۳۶ روپے اور -/۴/۲۰ روپے علی الترتیب علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی ربوہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ ربوہ) کے عطریات
سہاگ۔ حنا۔ گلاب۔ چنبیلی۔ شام شیراز۔ گل شبو

ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!

وقار ویگن دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

دفتر لاہور، جنرل بکنگ آفس سرگودھا، دفتر اڈہ سرگودھا، دفتر جی ٹی اے سرگودھا، جنرل مینیجر ڈپو سرگودھا

ٹیلیفون:- ۴۴۹ ۲۴۳۸ ۲۴۶۸-۲۱۶۳ ۹۳ ۲۳ مکان نمبر ۲۱۶۳

نمبر سروس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	×
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۲½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱-۲۰	۱۵-۱۵								

برائے چنیوٹ

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

لاہور سے دو بجے بعد دوپہر ہر سروس چنیوٹ تک ہے

(جنرل مینیجر)

طاقت کی گولی
ناطاقتی پٹھوں کی کمزوری دور کر کے صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

قادیان کا مشہور تحفہ سرمہ نور (رجسٹرڈ)
جس کی تعریف کی ضرورت نہیں جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ دو روپے -/-/۲

حبّ جواہر مہرہ
سونا۔ چاندی۔ مشک اور جواہرات کا مرکب دل دماغ اور اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین تحفہ فی تولہ پچاس روپے

کھوئی ہوئی طاقت
سات گھنٹہ میں واپس مکمل کورس تیس ۳۰/- روپے

حبّ اکسیر
کثرت احتلام و جریان کو دور کر کے طاقت کو دوبارہ پیدا کرتی ہے قیمت چار روپے

اکسیر اٹھرا
بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال مفید ہے مکمل خوراک سولہ روپے ۱۶/-

شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) ٹرنک بازار سیالکوٹ

کوثر شارٹ ہینڈ
دنیائے اختصار نویسی میں اُردو مختصر نویسی کی پہلی منظور شدہ مستند اتالیقی کتاب۔

از:- ایس یو شیخ کوثر ڈائریکٹر شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ پاکستان لاہور۔

پیش لفظ:- آنریبل ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین ایم اے ایل ایل ڈی پبلشرز ایس کوثر کمپنی لمیٹڈ دی مال لاہور — واقف زندگی سے آدھی قیمت

المشتہر:- سیکرٹری ایس سی کالج دی مال روڈ لاہور

قیمت:- بمعہ حل کوثر کتاب -/۱۰ روپے — فون نمبر ۵۲۸۲

اطلاع
احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کا لاہور سٹینڈ بیرون موچی گیٹ سے پل روڈ نزد کراؤن بس منتقل ہو گیا ہے امید ہے احباب حسب سابق کمپنی کے ساتھ تعاون فرماویں گے۔ (مینیجر)

روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء
۸
ترہاقِ سل: سِل دق۔ دائمی نزلہ کھانسی عام کمزوری کا بے نظیر علاج
قیمت ایک ماہ کورس ۱۰/-/- روپے
تیار کردہ: دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ
قرصِ نور
قابلِ رشک صحت اور طاقت
جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو ضعف دل و دماغ۔ دل کی دھڑکن۔ کمزوری مثانہ عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا زود اثر اور مستقل علاج۔
قیمت:۔ مکمل کورس چار روپے۔
فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ ضلع جھنگ
شربت فولاد
کمی خون دور کرنے کے لئے ایک لذیذ خوش ذائقہ مشروب جس کے چند روزہ استعمال سے خون وافر پیدا ہوتا اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔
قیمت:۔ فی شیشی ۸ /عہ
علاوہ:۔ پیکنگ و ڈاک
حب مقوی
جو بوڑھوں کے لئے عصائے پیری ہے۔ اور نوجوانوں کے لئے بھرپور طاقت صحت اور شادمانی کمزور مردوں کے لئے حیلت نیز اعصابی درد کو دور کرتی اور اعصاب میں طاقت پیدا کرتی ہے۔
قیمت فی شیشی ۲ گولی ۸ /عہ
علاوہ پیکنگ و ڈاک
تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
نماز مترجم انگریزی میں
مع عربی متن ونقشہ و بیرقیام در رکوع و سجود و تفصیل نماز جمعہ و عیدین نکاح استخارہ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایت کی کتاب صرف ۳ ار میں پہنچا دی جائے گی۔
پاکستانی حباب خالد لطیف کراچی بک ڈپو ۲ /۸۲ گولی مار کراچی سے طلب کریں۔
سیکرٹری ترقی اسلام سکندرآباد دکن
نئے دور کی ملکی ترقی و راہ
ہمارے
نئی پیشکش صنعت کی تعمیر کی میں
تیار کردہ
ٹرنک تیل سے جلنے والے چولہے
بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں
ایندھن کے پریشان کن مسائل سے یقیناً آپ کو بھی ذہنی کوفت پہونچتی ہے۔
لیکن
اب آپ پریشان نہ ہوں۔ ہمارے تیار کردہ چولہے خریدیئے جو آپ کی بیشمار مشکلات کا سدباب کرنے کے علاوہ بلحاظ۔
خوبصورتی
مضبوطی
تیل کی کفایت اور
افراطِ حرارت
تمام دنیا میں بہترین ہیں
مختلف شہروں میں ہمارے ڈیلروں سے خریدیں یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیں
ہمارے ڈیلرز
برائے مری
(۱) میسرز خادم برادرز مال روڈ مری
(۲) ” نواب دین اینڈ سنز ”
برائے ایبٹ آباد
(۱) میسرز عبدالحنان عثمانی ۱۷۷ جناح روڈ۔ ایبٹ آباد
(۲) میسرز اشرف خورشید اینڈ کو سٹیشنری ایبٹ آباد
برائے مردان
جیلانی جنرل سٹور بکٹ گنج مردان
برائے حویلیاں
زمانہ کریانہ سٹور۔ لنڈا بازار حویلیاں
پپلاں ضلع میانوالی
لیاقت جنرل سٹور پپلاں
ہمارے ڈیلرز
برائے لاہور
(۱) میسرز چائنا مارٹ دھنی رام سٹریٹ انارکلی لاہور
(۲) میسرز چاند کراکری ہاؤس رنگ محل لاہور
(۳) الٰہی بخش اینڈ سنز دی مال لاہور
(۴) میسرز لائٹ ہاؤس دی مال لاہور
برائے جہلم
میسرز قریشی برادرز جہلم
برائے گجرات
شیخ نبی بخش اینڈ سنز گجرات
برائے راولپنڈی
ملک جنرل سٹور صرافہ بازار راولپنڈی
برائے پشاور
(۱) میسرز لیدر ہاؤس بیرون کابلی دروازہ پشاور
(۲) سٹینڈرڈ فرنیچر ہاؤس صدر بازار ”
(۳) پشاور ہاؤس صدر روڈ پشاور
رشید اینڈ برادر ٹرنک بازار سیالکوٹ